السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مولانا آپ کے شاگرد رشید جاوید اقبال سیالکوٹی صاحب نے لکھا ہے کہ بچہ کے کان میں اذان اور تکبیر کہنے والی حدیث ضعیف ہے کیا واقعی ایسا ہے اور اگر ایسا ہے تو بچہ کے کان میں اذان اور تکبیر نہ کہی جائے تو کیا کوئی حرج ہے کہ نہیں ؟ (قاری محمد یعقوب)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مشکاۃ میں ہے : ((قال : رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أذن فی أذن الحسن بن علی حین ولدتہ فاطمة بالصلاة (رواہ الترمذی ، وأبوداوٗد ، وقال الترمذی ، ھذا حدیث حسن صحیح باب العقیقة ، الفصل الثانی)))4

[''ابورافع سے ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے حسن رضی اللہ عنہ بن علی رضی اللہ عنہ کے کانمیں نمازوالی اذان کہی جب فاطمہ رضی اللہ عنہما نے انہیں جنا ۔'']

اس کی سند میں عاصم بن عبیداللہ بن عاصم بن عمر بن خطاب نامی ایک راوی ہیں جنہیں ضعیف گردانا جاتا ہے مگر صحیح و درست بات یہ ہے کہ ان کی حدیث حسن درجہ سے کم نہیں ہوتی ۔ جیسا کہ ان کے متعلق اہل علم اوراہل فن کے اقوال سے واضح ہوتا ہے ۔

4 ابوداوٗد کتاب الأدب باب فی المولود یؤذن فی اذنہ ۔ ترمذی ابواب الاضاحی باب الأذان فی اذن المولود

[قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل]

جلد02ص660

محدث فتویٰ